تعلیمات وارثی
موسوم بہ
نجات العاصی
روضہ مبارک
مرتبہ
غلام غلامان قدیم حاجی جبر شاہ وارثی خیرآبادی

ھُوَ الْوَارِث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمایا۔ فقیر کو چاہیے ہر حال میں خوش رہے۔ اور زندگی کے دن کاٹ دے۔ تکلیف ہو
تو شکایت نہ کرے۔ اور آرام ہو تو شکر بجا لائے۔ **فرمایا**۔ فقیر کو چاہیے نہ تکلیف سے گھبرائے
اور نہ شکایت کرے۔ کیونکہ محبوب کی دی ہوئی چیز سے گھبرانا محبت کی منافی ہے۔ اور
محبوب کی شکایت مشرب عشاق میں کفر ہے۔ **فرمایا**۔ بڑی فقیری یہ ہے کہ مر جائے مگر
کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ **فرمایا**۔ فقیر کو چاہیے کسی کی چیز کو خیانت کی نگاہ سے
نہ دیکھے۔ **فرمایا**۔ فقیر وہ ہے جو لنگ ہے۔ **فرمایا**۔ فقیر وہ ہے جو اپنی بستی میں بہ خوشی
[illegible] ممنون نہ ہو۔ **فرمایا**۔ فقیر کو لازم ہے کہ بجز خدا کے کسی پر بھروسہ نہ کرے۔ **فرمایا**۔ فقیر
[illegible] لائق ہے۔ **فرمایا**۔ بڑی بات یہ ہے کہ فقیر اپنی بستی میں نیک نام ہو۔ **فرمایا** مقام
فقر بہت بڑا مقام ہے۔ **فرمایا**۔ سلسلۂ فقر اہلبیت کرام علیہم السلام سے ہے۔ **فرمایا**۔
فقیری بی بی فاطمہ سے ہے اور امام حسین علیہ السلام کے ذریعے یہ فیض جاری ہوا۔ **فرمایا** فقیر
وہ ہے جو انتقام سے دور ہو۔ **فرمایا**۔ فقیر وہ ہے جس کے پاس بجز خدا کے کچھ نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو کسی چیز کا نہ مالک ہو اور نہ خود کسی ملک میں ہو۔ فرمایا۔ فقیر کو
چاہئے نہ کسی کے لئے دعا کرے نہ گنڈا تعویذ کرے۔ فرمایا۔ فقیر وہ ہے جسکی کوئی سانس
خالی نہ جائے۔ (عرض کیا گیا کس سے سانس خالی نہ جائے) فرمایا کہ اللہ سے۔ فرمایا۔ فقیر کو
لازم ہے کہ دنیا کیواسطے کوئی کام نہ کرے۔ اور خدا کیواسطے جان دیدے۔ فرمایا۔ جو
شخص اپنا کام آپ کرنا چاہتا ہے۔ تو اللہ میاں بھی علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو اللہ کے بھروسہ
چھوڑ دیتا ہے تو خدا اس کے کام کو پورا کرتا ہے۔ لازم ہے کہ جو کام کرے اللہ کے بھروسہ پر کرے۔
فرمایا۔ یقین کے ساتھ خدا کو اپنا مددگار جانو۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ فرمایا۔ خدا ہر چیز کا مالک
ہے ہر چیز پر قادر ہے۔ خیر و شر سب اسی کی جانب سے ہے۔ مگر تصدیق اسکی مشکل ہے۔ فرمایا۔ خدا
تم میں ہے۔ مگر تم دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا۔ ایمان خدا کی محبت کا نام ہے۔ فرمایا۔ من و تو کا
جھگڑا جائے تو خدائی کا جلوہ نظر آئے۔ فرمایا۔ اپنی ہستی کو مٹانا عین فقیری ہے۔ فرمایا
موحد ہونا مشکل ہے۔ فرمایا آجکل توحید ٹکے سیر ہے۔ بھیک مانگتے ہیں۔ بڑی چیز ہے
کہ مر جائے اور ہاتھ نہ پھیلائے۔ توحید کی قدر آجکل نہیں ہے۔ فرمایا عشق وہی ہے جو کسب
سے نہیں حاصل ہوتا۔ فرمایا۔ محبت کرو کسب سے کچھ نہیں ہوتا محبت ہو تو سب کچھ ہے
اور محبت نہیں تو ریاضت بیکار ہے۔ فرمایا۔ ایک صورت کو پکڑ لو۔ وہی تمہارے ساتھ
یہاں بھی رہیگی اور وہی قبر میں اور وہی حشر میں ساتھ ہوگی۔ فرمایا۔ محبت میں شاہ
گدا کا فرق نہیں رہتا۔ جیسے محمود و ایاز کا واقعہ ہے۔ فرمایا۔ یار کا تصور عاشق کی زندگی
ہے۔ فرمایا۔ رضائے یار عاشق کا ایمان ہے۔ فرمایا۔ جسکو اپنی خواہشات کی خبر ہے

وہ عشق سے بیخبر ہے۔ اور اسصورت بھی فرمایا عاشق یار سے خبردار اور موجودات سے بیخبر رہتا ہے۔ فرمایا۔ معشوق کی جفا کو عاشق عطا سمجھتا ہے۔ فرمایا محبت میں انسان اندھا ہوجاتا ہے۔ فرمایا۔ ایمان محبت کامل کا نام ہے۔ فرمایا۔ عاشق وہ ہے جو معشوق کی جان قربان کرے۔ فرمایا عشق میں مرجائے تو یہ ہم سر ہے۔ فرمایا۔ جبتک خود بینی ہے حقیقت سے حجاب ہیگا۔ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے۔ اور مقصود سے دور رکھتی ہے۔ اور بیخودی حجاب کو اٹھاتی ہے۔ فرمایا۔ مرید اسطرح پیر سے ملے جسطرح قطرہ دریا سے ملجاتا ہے۔ جبتک قطرہ نہیں ملتا قطرہ رہتا ہے۔ اور جب ملجاتا ہے تو وہی قطرہ دریا ہوجاتا ہے۔ پھر کوئی اسے قطرہ نہیں کہتا۔ فرمایا۔ انسان اسی کے ساتھ رہتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے۔ فرمایا۔ پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے۔ جو پیر کی شکل ہے بس وہی سب کچھ ہے۔ پیر کی ذات میں فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کا مرتبہ ملجاتا ہے۔ اور شعر میں مولانا علیہ الرحمہ کا یہ شعر پڑھا

چونکہ ذات پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول۔

فرمایا جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ اسکا حشر ہوتا ہے۔ فرمایا۔ جسکی تصور میں مروگے ایسکے ساتھ حشر ہوگا۔ فرمایا جسکو تصدیق نہیں اسکا ایمان نہیں فرمایا جس صورت کا خیال پختہ ہوجائیگا وہی صورت بعد مرگ بھی ساتھ رہیگی۔ فرمایا جو مرید پیر کو دور سمجھے وہ مرید ناقص ہے۔ اور جو پیر مرید سے دور رہے وہ پیر ناقص ہے فرمایا۔ کسی کو برا نہ کہو نہ برا سمجھو۔ فرمایا کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو۔

فرمایا۔ دشمن سے بدلہ نہ لو۔ دشمن کے ساتھ سلوک کرو حضرت شیر خدا کی سنت ہے
فرمایا جس دل کو محبت سے سروکار ہوتا ہے اسمین عداوت کو گنجائش نہین ہوتی۔ فرمایا کہ
ہماری منزل عشق ہے۔ اور منزل عشق مین خلافت و جانشینی نہین جو ہم سے محبت کرے
وہ ہمارا خلیفہ ہے۔ پھر یون بھی فرمایا کہ ہماری منزل عشق ہے۔ جو کوئی دعوائے جانشینی کا
کرے وہ باطل ہے۔ ہمارے یہان کوئی ہو چمار ہو یا خاکروب۔ جو ہم سے محبت کرے
وہ ہمارا ہے۔ فرمایا جسکی قسمت کا جو ہے وہ اسکو ملیگا۔ اور اگر زندگی مین نہین ملا
تو مرتے وقت ضرور ملے گا۔ اور مرتے وقت نہ ملا تو اسکی قبر مین ضرور ٹھونس دیا جائیگا۔
فرمایا۔ بھائی بھائی مین باہمی محبت ہونا۔ اسکی دلیل ہے کہ ان کو باپ سے محبت ہے
فرمایا۔ خدا مثل آسمان [illegible] ہے۔ تم مین چھپ کر سب کو دیکھ [illegible] ہے بس ایک
صورت پکڑ لے خدا مل جائیگا۔ فرمایا۔ دنیا داری دکانداری ہے۔ فرمایا۔ ہمارے یہان مجوسی
عیسائی سب مذہب والے برابر ہین کوئی فرق نہین ہے۔ فرمایا۔ جو کچھ ہے عشق ہی باقی
جھگڑا سب دکھانے کی چیز ہے۔ اگر لگو نہین تو خاک۔ فرمایا۔ عاشق کے مرید صادق کا
انجام خراب نہین ہوتا۔ فرمایا۔ عاشق کے خیال پر دین و دنیا کا انتظام ہے۔ اگر عاشق کی
زبان سے کوئی بات غلط بھی نکل جائے تو اسکو بھی خدا صحیح کر دیتا ہے۔ فرمایا۔ عاشق کا گوشت
درندون پر حرام ہے۔ اسپر نہ سانپ کا زہر اثر کر سکتا ہے اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔ فرمایا۔
عاشق وہ ہے جسکی ایک سانس بھی یاد مطلوب سے خالی نہ جائے۔ فرمایا۔ عاشق کبھی
بے ایمان نہین ہوتا۔ فرمایا عشق مین انتظام نہین۔ فرمایا۔ عاشق دین و دنیا دونون سے بیخبر و [illegible]

فرمایا۔ عاشق کی سانس بالکسب ذکر عبادت ہے۔ فرمایا۔ عاشق غافل نہیں سمجھا
جا سکتا ہے۔ اسکی یہی نماز اور یہی روزہ ہے۔ فرمایا جب کوئی کسی کا عاشق ہوتا ہے تو اسکی
کوئی سانس معشوق کی یاد سے خالی نہیں ہوتی۔ فرمایا۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت
میں ملتا ہے۔ فرمایا محبت میں ادب اور بے ادبی کا فرق نہیں۔ فرمایا محبت وہ چیز ہے جسکو
کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ فرمایا محبت سے تو ہم ہزار کوس پر بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ فرمایا۔
محبت میں بے ادبی میں ادب ہے۔ فرمایا محبت عین ایمان ہے۔ فرمایا۔ فقیر کم مشائخ زیادہ
چونکہ منزل عشق سخت دشوار گذار ہے اسلئے طالب اس راستے کو مشکل سے پسند کرتے ہیں۔
فرمایا جسکو سب شیطان کہتے ہیں۔ اس راہ میں وہ دوست بنجاتا ہے۔ دشمنی نہیں کرتا۔
فرمایا۔ لا الہ الا اللہ زبانی کہنا اور ضرب لگانا اور بات ہے۔ بے دیکھے کسی چیز کا خیال محال ہے
دیکھے بغیر عاشق ہونا ممکن ہے۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس چرواہے کو اپنی شریعت کی
رو سے منع کیا۔ سو وہ ناپسندیدہ ہوا اور اسکا وہی خلاف شرع کرنا پسند ہوا اسکو دل سے تعلق ہے
فرمایا۔ عاشق جو کچھ معشوق کی نسبت کہے بجا و درست ہے۔ اور جو کچھ تعظیم کرے وہ
سزاوار ہے۔ اور معشوق جو کچھ عاشق کے نسبت کہے وہ مقام رضا و تسلیم ہے۔ عاشق کو چارہ
نہیں۔ اور عاشق اپنے معشوق کی تعریف ہر پہلو سے کرسکتا ہے۔ نہ وہ گنہگار ہے نہ اس پر
عذاب و ثواب ہے۔ لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید۔ بس دوسرا وہ آنکھ نہیں پاسکتا۔ فرمایا۔
مذہب عشق میں کفر و اسلام سے غرض نہیں۔ جو کچھ ہے معشوق ہے۔ فرمایا۔ زبانی پڑھنا
لکھنا اور ہے۔ اور دل سے محبت اور ہے۔ زبانی پڑھنے لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا محبت سے جیتے جی

فرمایا عشق کی الٹی چال ہے جسکو پیار کرتا ہے اسیکو جلاتا ہے۔ جسکو پیار نہین کرتا
اسکی باگ ڈھیلی کر دیتا ہے۔ فرمایا۔ تمام صفاتِ عشق ذات مین فنا ہو جاتے ہین اس
مین گم ہو جانے ہی کو وصال کہتے ہین۔ اور بیخودی مین نہ رہنا ہی کمال ہے۔ عشاق جب
اس درجہ پر پہنچے ہین تو اپنی ہستی کو نیست کر دیتے ہین۔ اسکی مثال یہ ہے کہ جب آفتاب
فلک پر نور افشان ہوتا ہے تو ستارے مخلوق کی نگاہ سے کالعدم ہو جاتے ہین
اسیطرح کواکب کا وجود آسمان پر ہے اسیطرح عشاق کا وجود معشوق مین ہے بمصداق
مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ (جو اللہ کا ہوا اللہ اسکا ہوا) عاشق و معشوق ایک ذات
ہو جاتے ہین۔ بس اسمین تعجب کی کیا بات ہے۔ کہ وہ آفتاب حقیقی تمام انوار و اوصاف
عشاق کو اپنے مین جذب کرلے۔ فرمایا عشاق کو اللہ کیطرف سے ہر حال مین ایک حال ہوتا ہے
کہ وہ ہر چیز سے اور ہر مخلوق سے جو چاہین کرادین۔ فرمایا۔ باوجود اقتدار۔ خدا کیواسطے ایک
عضو خاص کو بیکار کردو۔ اور کام نہ لو۔ شیطان کو بغل مین رکھکر یاد خدا کرنا بڑا کام ہے۔ اور نفس
خود سعو کردن۔ بڑی منزل ہے۔ فرمایا۔ لنگوٹ بند وہ ہے جو تمام عورتونکو اپنی ماں
بہن کے مثل جسطرح جانتا ہے۔ اسیطرح خواب مین بھی وہ کسی عورت کو نفسانی خواہش کے
ساتھ نہ دیکھے۔ فرمایا۔ جمع مین گھر جائے۔ وہ ہمارا نہین ہے۔ فرمایا۔ بڑی فقیری یہ ہے
کہ ہاتھ نہ پھیلے۔ بابا مانگے دے تو لیلے۔ فرمایا۔ فقیر کا کوئی گھر نہین اور سب گھر فقیر کے ہین۔
فرمایا معشوق کا ترسانا اور جواب و عتاب ہی تو رحم و فضل ہے۔ فرمایا۔ تسلیم و رضا جب ہے
کہ شر کو بھی خیر سمجھے۔ اور خیر تو خیر ہی ہے۔ اور تکلیف بھی عاشق و معشوق کا راز و نیاز ہے۔

یہ مطلب ضرور ملکی آدم کو غیر حق خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کا خیال نہ کیا۔ فرمایا ہر
شخص پر پابندی شریعت اور اتباع سنت لازم ہے۔ فرمایا جس پر سِرِّ توحید منکشف ہو جاتا ہے
وہ جانتا ہے۔ زبان سے اس رمز کا ادا ہونا مشکل ہے۔ فرمایا شجرہ وغیرہ ایک رسمی چیز ہے
جان دل کے شجرہ سے کام ہے۔ فرمایا محبت کرو محبت ہی سے سب کچھ ہے۔ بے محبت نماز
روزہ بھی سب بیکار۔ دیکھو واقعہ کربلا کو کہ لوگ نماز پڑھتے تھے روزہ بھی رکھتے تھے مگر دل
میں محبت آل عبا کی نہیں تھی۔ تب تو بر خلاف پر کمر باندھ کر سینہ سپر تھے۔ فرمایا اگر شوق
کامل اور طلب صادق ہے تو ہر ذرہ میں حبیب کی دید نصیب ہو سکتی ہے۔ فرمایا مَنْ
کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی جو یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا ہے۔
فرمایا نماز ظاہری الٹی چال ہے جو دیکھ کے سجدہ کرنے لگے کافر کہتے ہیں اور جو بے دیکھے
سجدہ کرنے لگے مومن۔ فرمایا عاشق وہی ہے جو ذات معشوق میں محو ہو جائے۔ فرمایا
عاشق ایک خاصیت ہے جو انسان دین دنیا سے گزر جاتا ہے اور فراق میں رہ جاتا ہے۔ اسی
فراق میں تو مزا آتا ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ فرمایا عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ ترک دنیا
ترک عقبیٰ۔ ترک مولیٰ ترک ترک اور ایسا فراق ہے۔ فرمایا خیال میں صورت معشوق
نقش کرنا چاہیے۔ جو صورت نقش ہو گئی وہی بعد مرگ بھی قائم رہتی ہے بلکہ اسی کے
ساتھ اسکا حشر ہو گا۔ فرمایا عاشق جب خیال میں رہتا ہے وہی خیال اسکا حشر و نشر
قیامت دوزخ و بہشت بلکہ کثرت جذب میں وہ خود وہی ہو جاتا ہے جسکو عشق محبت
نہیں وہ اسکو نہیں سمجھ سکتا اور نہ اس راہ میں چل سکتا ہے۔ فرمایا منزل عشق میں

ذات صفت ہو جاتی ہے اور صفت ذات ۔ فرمایا جس نے جان قربان نہین کی وہ عاشق نہیں
لیلیٰ کے ہزارون اور یوسف کے لاکھون چاہنے والے تھے ۔ مگر مجنون اور زلیخا ہی کا حصہ تھا
پس جسکا حصہ ہوتا ہے وہی پاتا ہے ۔ فرمایا علم اور چیز ہے عشق اور چیز ہے ۔ جہان حضرت عشق
آئے وہان علم اور عقل کا کام نہین رہتا ۔ فرمایا معرفت کسبی چیز نہین ہے محض وہبی ہے جسکو
خداوند کریم اپنی معرفت بخشے کسی کا اجارہ نہین ۔ فرمایا بشناخت آنکھ بند کرنے اور سانس روکنے
سے اور حق حق کرنے سے کیا ہوتا ہے ۔ یہ وہبی چیز ہے جسکو چاہے خداے پاک اپنی دولت معرفت
دیدے ۔ یہان کسب کا کام نہین ۔ فرمایا شریعت ایک انتظامی بات ہے اگر انتظام نہو تو سب
کام بگڑ جاتے ہین ۔ مجھے تو سمجھون سے پوچھا ۔ مگر اس پردے کو کوئی نہین سمجھا ۔ سو بولتا تھا ناد
ین اور ندین پر تھا انا الحق بولتا منصور ہین ۔ بولتا ہی احمد مختار تھا بولتا ہی حیدر کرار تھا ۔
پردے کو دیکھنے کی چاہ جب ہوتی ہے پردے مین دیکھے تو اللہ ہے ۔ بولا اگر جسم سے بنا مارا پھر کسی سے
بول کیا مارا ہا ۔ فرمایا انا الحق سب پکارتے ہین ۔ اور رفاقی اللہ بھی ... موجود ہین مگر
انا زید کوئی نہین بولتا ۔ یہ بات مشکل ہے ۔ فرمایا نقل کو دیکھنے سے کیا ہوتا ہے اصل کو دیکھنا
چاہیے ۔ فرمایا جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے اسکو کوئی تکلیف نہین پہنچا سکتا ہے ۔ فرمایا
مسجد ۔ مندر ۔ گرجا مین جہان جائیے سوائے ایک شان کے اور کچھ نہ دیکھیے ۔ فرمایا سینے مین
جو سانس چلتی ہے یہی ذات ہے ۔ بس اسکی تصدیق مشکل ہے ۔ فرمایا ۔ تصدیق ہزارون مین
ایک ہوتی ہے ۔ ہر شخص کا حصہ نہین پھر اسکی بھی کئی صورتین ہین ۔ زبانی جمع خرچ سے کام نہین چلتا
فرمایا ۔ صاحب توحید ہونا اور صاحب تصدیق ہونا مشکل ہے ۔ فرمایا جسکو یہان تصدیق

وہ کعبہ جاکر کیا کریگا - وہاں جاکر سوائے پتھر کے اور کیا دیکھیگا - خدا تو ہر جگہ ہے اجسکو توجہ ہے
فرمایا [۱۲۱] محبت سے کچھ نہیں جبتک دل تصدیق نہو - فرمایا [۱۲۲] نماز روزہ اور ہے
تصدیق اور ہے - اگرچہ تصدیق مانع صلوٰۃ نہیں مگر حالت ضرور قابل لحاظ ہے فرمایا [۱۲۳]
کتابیں پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا - تصدیق اور چیز ہے - فرمایا [۱۲۴] یقین اعتقاد کی روح
ہے جسمیں یقین کی کمی ہے اسمیں اعتقاد کی کمی ہے - فرمایا [۱۲۵] جسکے دل میں یہ ہے کہ دیکھیں
یہ کام ہو کہ نہ ہو وہ کام نہیں ہوتا - کیونکہ وہ دبدھا میں پڑا ہے - نہیں بلکہ ضرور ہوگا -
فرمایا [۱۲۶] خدا پر بھروسہ ہے تو وہ خود تمہارا سامان کردیگا - فرمایا [۱۲۷] جسکی نظر دوست پر ہے
اسکا کوئی دشمن نہیں - فرمایا [۱۲۸] شرط انصاف یہی ہے کہ سونے چاندی کے ہموزن شیرینی
خرید جائے - نوٹ - حضور پاک اپنی دادی صاحبہ کے پاس سے اکثر اشرفیاں لاتے - اور
مسمی لوکئی حلوائی کو دیتے - اور اسکے وزن کے برابر بتاشہ لیکر بچوں کو تقسیم فرماتے تھے - فرمایا [۱۲۹] کہ
مال و زر فقیر کو نہیں چاہیئے - فرمایا [۱۳۰] مشایخ عظام کے طریقے کے متعلق فرماتے تھے - وہ طریقے انتظامی
ہیں - اگر انتظام نہو تو سب کھیل بگڑ جائے - سب ایک سے ہو جائیں - فرمایا [۱۳۱] جو خدا کی امر حق
دور کرسکتا ہے وہ بھوک اور پیاس کی زحمت کو بھی مٹا سکتا ہے - فرمایا [۱۳۲] اہل دنیا والے کے
نسبت اکثر فرمایا ہے کہ میری وجہ سے دنیا کو نہ چھوڑ تیری دنیاداری عبادت ہے فرمایا [۱۳۳] -
مستقیم شاہ صاحب کی آپ کو سرکار عالم پناہ کے فقرا میں صرف ممتاز اور اعلیٰ مراتبہ ہی ہونیکا
فخر نہیں حاصل تھا بلکہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو ایک نمونہ عشق بنا کر اس دنیا میں بھیجا تھا -
جسکا اظہار حضور پاک نے آپکے والدین سے آپ کی ولادت سے قبل بایں الفاظ فرمادیا تھا

کہ "تمھارے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوگی جو فقیر ہوگی" - آپ حضور پاک کے مسلک پر قدم
بقدم چلنے والی تھیں - آپ کو جو درجات حاصل ہوئے وہ مستثنیات سے تھے کسی دوسرے کو
نصیب نہ ہوئے - حضور پاک نے اپنے اس ارشاد کو خود ہی ثابت کر دکھایا "کہ جسکا حصہ ہوتا ہے
اسکو ضرور ملتا ہے" - غرضکہ آپ حضور پاک کی ایسی عاشق صادق تھیں جنکی ادنیٰ مثال
یہ ہے کہ جب کبھی سرکار عالم پناہ خوش ہوکر دولت خانہ سے کہیں تشریف لیجاتے تھے تو
آپ پیادہ برقع پوش تلاش میں نکلتی تھیں - اور جسطرف سے اس روشنی کا نور والے
ذات پاک کی خوشبو آتی تھی - اسیطرف آپ جاتیں - یہانتک کہ اس مقام پر جہاں حضور پاک
رونق افروز ہوتے پہنچ جاتی تھیں - اسوقت کا نظارہ قابل دید ہوتا تھا - اور سرکار عالم پناہ کا ایک
انداز خاص سے یہ فرمانا کہ "ہم مستقیم شاہ سے مجبور ہو جاتے ہیں - مستقیم شاہ ہمارا پیچھا نہیں
چھوڑینگی" حاضرین پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی تھی - پھر خوشی خوشی مستقیم شاہ صاحبہ
کے ساتھ تشریف لے آتے تھے - بالآخر آپکے سچے عشق و محبت کا نتیجہ اور صلہ یہ ملا - کہ جب آپکا
وصال ہوا تو سرکار عالم پناہ نے آپ کی قبر کے بغل میں اپنی قبر شریف بھی باصرار کھدوائی
اور اسمیں غلہ بھروادیا - اور فرمایا کہ میں بھی یہیں رہونگا - میں نے مستقیم شاہ سے وعدہ کیا
ہے - کہ میں کبھی تمھارا ساتھ نہیں چھوڑونگا - لیکن اسکے بعد بر بنائے واقعات حضور پاک نے
غلہ نکلواکر قبر شریف کو پٹوادیا - اور فرمایا کہ یہ سب اسباب ظاہری ہیں - میں نے جو ساتھ رہنے کا
وعدہ کیا ہے - وہی کرونگا - حضور پاک نے خود ہی آپکا عرس بھی قائم فرمایا - اور اعزائے مرحومہ
سے بھی فرمادیا کہ بعد میرے تم لوگ مستقیم شاہ کے عرس کے ذمہ دار ہو چنانچہ اتباع برابر

بیان بہ تقریب تاریخ حضور پاک۔ دادا صاحب کے عرس کے (جو مخدوم مستقیم شاہ صاحب ہی کا
قایم کیا ہوا ہے۔ اور جو کانگ کے میلہ کے نام سے مشہور ہے) ایک ہفتہ کے بعد بمقام
قصبہ فتحپور ضلع بارہ بنکی جہاں آپکی قبر شریف ہے۔ عرس ہوا کرتا ہے۔ کے عرس کے بابت
ایک عالم صاحب معترض ہوئے کہ مستورات کا عرس جائز نہیں۔ حضور پاک نے فرمایا کہ مولوی صاحب
آپکو معلوم ہے کہ روح کو موت نہیں ہے۔ جب عام مخلوق کی یہ حالت ہے تو اولیاء اللہ کی شان
میں ارشاد موجود ہے اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ۔ بس جو کچھ اولیاء اللہ کے لئے ہوتا ہے یہ سب نذر
اللہ ہے۔ اور ہمارے نزدیک تو عورت ہو یا مرد جو طالب مولیٰ ہے وہی مذکر ہے۔ مولوی صاحب
آپ ہی بتائیے کہ مستقیم شاہ نے طالب مولیٰ میں شرکت کیا یا طالب عقبیٰ یا طالب دنیا میں۔ مولوی صاحب
نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ فرمایا۔ ایک پنڈت سے حضور پاک نے فرمایا کہ پرہلاد نے
جس وقت عالم ذوق میں برہم یعنی معبود حقیقی کا نام رٹنا شروع کیا۔ اسوقت باپ جسکا نام ہرناکس
تھا۔ نہایت غصہ میں آگیا۔ اور اپنے لائق ہونہار بیٹے سے کہنے لگا۔ کہ خبردار میرے سامنے رام کا
نام نہ لینا۔ ورنہ تلوار سے سر اُتار دونگا۔ پہلاد نے جب باپ کی بیجا مخالفت سنی تو اسکو بھی
جوش آگیا۔ اس نے حالت وجد میں اپنے باپ سے کہا کہ مجھ میں رام تجھ میں رام کھڑگ کھم
میں رام یعنی مجھ میں تجھ میں تلوار اور ستون سب میں اسی خدائے واحد کا جلوہ ظاہر ہے
اتنا کہتے ہی ستون پھٹ گیا۔ اور برہم کی صورت شیر کے چہرے میں نمودار ہوئی جس نے
ہرناکس کو پارہ پارہ کر دیا۔ تو سوال یہ ہے کہ پہلاد نے مجھ میں تجھ میں کھڑگ کھم چاروں چیزوں
میں برہم کے جلوے کا ذکر کیا۔ مگر صورت برہم کی کھم سے یعنی ستون سے ظاہر ہوئی اور باقی تینوں

چیزوں مین سے کسی مین ظاہر نہین ہوئی۔ اُسمین ستون ہی کی کیا تخصیص تھی جب وہ سب
چیزوں مین موجود تھا۔ پنڈت نے مؤدب عرض کیا کہ اسکے جواب سے قاصر ہون۔ حضور نے
ارشاد فرمایا کہ سنو سنو پنڈت جی بتلا دے مجھ مین تجھ مین کھڑگ کھم چار چیزوں مین شاہد حقیقی کے
جلوے کا اظہار کیا۔ مگر کھم یعنی ستون پر آ کر رک گیا۔ جہان رکا خدا وہین سے ظاہر ہوگیا۔
فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستہ مین ایک مولوی صاحب بار بار کہتے تھے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ دوپہر کو جب ہوا گرم ہوئی تو مولوی صاحب گھبرا گئے۔ پانی بھی انکے پاس ختم ہو چکا
تھا۔ اسوقت ہم نے کہا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ تو مولوی صاحب خفا ہو گئے۔ بس
زبان سے کہنا اور بات ہے اور دل سے تصدیق اور چیز ہے۔ **فرمایا**۔ مکہ معظمہ مین ایک
مولوی صاحب نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا وعظ بہت کہا کرتے تھے
انکے پاس ایک معمولی سی فرد تھی اُسمین سردی معلوم ہوئی۔ میرے پاس دو کمبل تھے
وہ شب کو ایک کمبل مانگنے کیلئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے کہا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ سے نہین مانگتے۔ اسکے بعد فرمایا کہ زبانی جمع خرچ سے کچھ نہین ہوتا جب
تک دل تصدیق نہ ہو۔ **فرمایا**۔ عشق کے معنے نہ ملنے سے دنیا مین واسطہ نہ ملنے جو دل مین
سما گیا ہے اسپر قایم ہے۔ بے غرض و مطلب محبت ہو وہ ایک آتش جگر سوز ہے جسکو عشق
کہتے ہین۔ یہ ایک بے اختیار چیز ہے۔ اسکی کوئی تدبیر نہین نہ اسکو کسب سے تعلق ہے۔ یہ ایک
آگ جسکے دل مین پیدا ہوئی۔ بدن چھوٹنے کے وقت اسکی صورت معشوق کی ہوگی۔ **فرمایا**۔
نَحْنُ اَقْرَبُ جیسے چکے ہو کہ خدا سب مین ہے۔ غور کرو اور یاد رکھو کہ اقوار و قبولیت کے

وہ کلمے جو مرد و عورت کے مابین ہوتے ہیں۔ اس اقرار پر عورت اتنا اعتماد کرتی
ہے۔ کہ مرد ہزار کوس پر بھی سمندر کے پار ہوتا ہے تو بھی اپنی بیوی کو نہیں بھولتا
اسکی طرف دل لگا رہتا ہے جس صورت سے ممکن ہو اسکی خبر لیتا ہے۔ صرف چند
الفاظ اقرار و قبولیت پر وہ عورت تمہاری کہلاتی ہے اور تم اسکے شوہر کہلاتے تم ہو
ایک ساعت کیلئے تم دونوں ایک دوسرے سے غافل نہیں ہوتے۔ پھر بھلا غور
کرو کہ جس خدائے مختار کل نے بمصداق خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُورَتِہٖ اپنی صورت
تمکو بنایا۔ اور روز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا خود اقرار کیا اور تم نے بھی جواب میں بلیٰ
کہکر اقرار کیا۔ اب تم میں اس نسبت کے سوا جو حقیقی اور پوشیدہ ہے۔ یعنی راز توحید
اس اقرار پر اتنا بھروسہ ہونا چاہئے۔ جتنا عورت اپنے شوہر پر کرتی ہے۔ اور جا مرد
غایب دسکو پیا جانتی ہے۔ فرمایا۔ اپنا ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلائے چاہے مر جائے
خدا سے بھی نہ کہے چاہے کیسی ہی تکلیف ہو۔ کیا اللہ نہیں دیکھتا کسی عورت کا شوہر
اگر ہزار کوس پہ بھی ہو تو وہ اپنی بیوی کی خبر رکھتا ہے (دل کی جانب اشارہ فرماکر
اور جو تمہارے اندر ہیں وہ نہیں فکر کرینگے۔ فرمایا۔ اگر سات روز کا بھی فاقہ ہو تو زبان پر
نہ لائے۔ اور اللہ سے بھی نہ کہے۔ کیا وہ نہیں جانتے جو اپنے پاس ہیں۔ فرمایا۔ اپنی
بستی میں رہکر لاپروا رہنا مشکل ہے۔ فرمایا جب فاقے ہوں تو ضبط کرے۔ فرمایا
مشایخ کی توجہ دینے کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر گرمی ہے محبت ہے۔ تو توجہ کام دیگی۔ اور
جس کے قلب میں محبت نہ ہو اسپر کیا اثر ہوگا۔ فرمایا۔ فقیر بالکل لاطمع ہو کر رہے۔

تسلیم و رضا پر قائم رہے ۔ اور گنڈا تعویذ دعا بد دعا بالکل نہ کرے یہی فقیری ہے
فرمایا ۔ دعا کرنا رضا و تسلیم کے خلاف ہے ۔ فرمایا ۔ فقیر نہ دوست کے واسطے دعا
کرتا ہے نہ دشمن کے واسطے بد دعا ۔ کیونکہ دوست اور دشمن کا پردہ ہے ۔ سب انہین کا
جسکا ہر شے مین جلوہ ہے ۔ فرمایا ۔ فقیر کو کسی سے ناراض نہ ہونا چاہئے ۔ اسکو مطلب
نہین کہ اس سے کوئی خوش ہے یا ناخوش ۔ فرمایا ۔ اس کائنات کا نام دنیا نہین
غفلت کا نام دنیا ہے ۔ فرمایا ۔ فقیر کو بے لاگ رہنا چاہئے ۔ فرمایا ۔ فقیر کسی کا محتاج
نہین ہوتا ۔ فرمایا ۔ فقیر کو سوال حرام ہے ۔ فرمایا ۔ دنیا فساد کا گھر ہے اور اہل دنیا فقر
سے دور رہتے ہین ۔ دنیا کی محبت بری چیز ہے ۔ فرمایا ۔ حسد بہت بری چیز ہے جس
مین سوائے نقصان کے فائدہ نہین ۔ حاسد ہمیشہ ذلیل رہتا ہے ۔ جس سے ایمان
خراب ہوتا ہے ۔ فرمایا ۔ شیطان پر بھی لاحول پڑھنے کی ضرورت نہین ۔ شیطان
خدا کا رقیب نہین ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۔ فرمایا ۔ طالب کے
واسطے صرف نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کافی ہے ۔ اس لئے کہ خدا ہماری ملکیت
مین ہے ۔ ہم خدا کی ملکیت مین ہین کسی اور سے تعلق رکھنے کی حاجت نہین ہے ۔ فرمایا
جب انسان اپنے دم پر قادر ہو جاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم اسکے تحت مین آجاتا ہے
وحوش طیور سب مطیع ہو جاتے ہین ۔ فرمایا ۔ اگر طلب صادق ہے تو دستار ہو تو
طاق پر رکھ دو ۔ شعر ۔ پست شو تا فیض حق فائض شود ۔ ہر کجا پستی است آب آنجا رود ۔
اور کفر و اسلام مین اس بات کا خیال کرو ۔ کفر و اسلام یکسان نگیرد کہ مغز

دیوانِ باو دفتر بیست - فرمایا[۱۵۷] - کافر بھی مثل مومن کے ہے اور واصل مقصود حقیقی اگرچہ
راہ وصل میں اختلاف ہے مگر محبت اہلبیت شرط ہے - فرمایا[۱۵۸] - ہر ایک انسان پر فرض ہے
کہ اپنی طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے انجام کار کامیاب ہوگا اگر نفس کی باگ ہاتھ سے
چھوٹ جائیگی تو اس وجود کو سزائے دار دیجائیگی سہ چون قلم در دست غدارے
بود لاجرم منصور بردارے بود - یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ لفظ غدارے سے نفس امارہ
مراد ہے - فرمایا[۱۵۹] - انسان کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ رکھے جب خدا نے اسکی ضروریات کا
ذمہ لیا ہے تو برابر پہنچائیگا مگر تصدیق چاہئے جب ذمہ دار ایسا قدیر ہے تو اندیشہ
بیکار ہے - فرمایا[۱۶۰] - فقیری یہ ہے کہ ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلائے - اللہ سے بھی
بے پروا ہے - وہ خود فرماتے ہیں نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ - وہ تو سب
راحت و تکلیف دیکھتے ہیں - فرمایا[۱۶۱] - بڑی وضعداری یہ ہے کہ طریق عشق میں جو کہے
وہ کئے جائے - فرمایا[۱۶۲] - ایک مرتبہ ایک صاحب سے فرمایا کہ دس آدمی اور روٹی دیکر کھائے -
فرمایا[۱۶۳] - بیعت میں مرید مشکل سے ملتا ہے - فرمایا[۱۶۴] - مرید ہونا چاہئے - مرید ہو تو پیر کے سینے
سوار ہو کر حاصل کر سکتا ہے - فرمایا[۱۶۵] - پیر کو تو مرید بہت ملتے ہیں - مگر مراد قسمت سے ہاتھ
آتا ہے - جیسے خواجہ حضرت ابو سعید کو حضرت غوث پاکؓ - خواجہ عثمان ہارونی کو خواجہ
معین الدین چشتی حضرت بابا صاحب کو حضرت سلطان نظام الدین اولیا محبوب الٰہی -
اور حضرت علاؤالدین صابر کو حضرت شمس - اور حضرت محبوب الٰہی کو امیر خسروؒ - حضرت
مخدوم بہاری کو مولنا مظفر - فرمایا[۱۶۶] - آدمی ہونا چاہئے - آدمی ہونا بہت مشکل ہے

کسی قدر سکوت کے بعد ارشاد ہوا۔ آدمی اسوقت ہوتا ہے جب لطیفہ قلب ذاکر ہو
اسلئے کہ لطیفہ قلب حضرت آدم کے زیر قدم ہے۔ اور معیت و قربت حاصل ہے۔
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ جب معیت ہوگئی تو قرب
خاص ہوگیا یہی وجہ تکمیل ہے۔ فرمایا۔ مقام حیرت میں فقرا بیہوش پڑے رہتے ہین
ع چہ شبہا نشستم درین سیر گم۔ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم۔ اسکے بعد منزل فیض ولایت
فیض نبوت کا ظہور ہوتا ہے۔ فرمایا۔ جب ماسوا اللہ کچھ نہ رہا تو فقیر ہوگئے۔ فرمایا۔
عشاق بیخود غیر مکلف ہین۔ اور دنیادار مکلف ہین۔ فرمایا۔ جسقدر ہمارے مریدین ہین
ہماری اولاد ہین۔ جسکو جسقدر ہمارے ساتھ محبت ہو اسیقدر اپنے بھائیون سے
اتفاق۔ جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کریگا اسکو بھائی سے اتفاق ہوگا۔ فرمایا۔ گیارہوین
شریف کے متعلق فرمایا کہ مقام ھو۔ ایک عجب مقام ہے دو حجاب اکبر ہوکے ۵۔ اور وہ کے ا
ہوتے ہین۔ ۵ اور ملک ہوتے ہے۔ حضرت غوث پاک رضی کی یہی منزل تھی۔ انتہاء کو گیارہوین والے
میان مشہور ہوگئے۔ فرمایا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور تہتر فرقوں میں سے بہتر ناری ہین اور
ایک ناجی اور ہر فرقہ اپنے کو ناجی کہتا ہے۔ تو وہ کونسا فرقہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ جو سب سے الگ ہو
وہی ناجی ہے۔ اور جو حصہ مین ہو وہ بہتر مین شامل ہے ح۔ س۔ د۔ کل ۲۲ ہو۔ فرمایا۔
جو نشیب و فراز مین رہیگا اسکو خدا نہین ملے گا۔ اور جو اس سے نکل جائے۔ اسکی نجات دنیا ہی
مین ہوجائے۔ فرمایا۔ پیر کی صورت ہر وقت سامنے رہے وہی صورت ہر جگہ نظر آنے لگے
گی یہی فنا فی الشیخ ہے۔ فرمایا۔ اسم ذات صرف اللہ ہے۔ باقی صفات ہین۔ فرمایا۔

جو۔ نہ ذات نہ صفات ایک میدان ہے فرمایا۔ سوز رضا و تسلیم کے جذبہ نے قطع بھیر
دیدیا اور اُف نہ کی۔ نہ فتویٰ دینے والے رہے نہ سلطنت رہی۔ مگر ایک سر کی جگہ ہزار سر پیدا ہوگئے
فرمایا۔ جانتے ہو حج مقبول کس کا نام ہے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ عاشق اپنے معشوق
سے ملجائے یہی حج مقبول ہے۔ فرمایا۔ خاندان قادریہ سے جسکو نسبت ہو اسپر جادو
ٹونے کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ فرمایا۔ جو شخص نماز نہ پڑھے۔ ہمارے حلقہ بیعت سے خارج ہے
فرمایا۔ نماز ضرور پڑھنا چاہئے۔ یہ نظامِ عالم ہے۔ اگر یہ چھوڑ دیجائیگی تو عالم کے انتظام
مین خرابی آجائے گی۔ فرمایا۔ نماز وہی ہے جو حضورِ قلب کے ساتھ ہو۔ دیکھو ایکیا یہ بھی
فرمایا ہے کہ نماز برابر پڑھے جائے۔ اگر تمام عمر مین ایک ہی سجدہ ادا ہوگیا تو کل نمازین ہوگئین
فرمایا۔ جمعہ کی نماز مین سنت مکان پر پڑھکر جانا سنت ہے۔ فرمایا۔ پیدل مسجد جانے
سے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ فرمایا۔ جمعہ کی نماز کے بعد بہت سے لوگ چار رکعت ظہر
کی پڑھا کرتے ہین۔ یہ شک کی بات ہے۔ اور ہمارے یہان شک نہیں۔ فرمایا۔ نماز
روزہ اور چیز ہے۔ ایمان اور ہے۔ نماز تو رکن اسلام ہے۔ اگر لاکھ روپیہ کی خیرات بھی ہو تو اسکا
بھی خیال دل مین نہ لائے۔ بس یہی ایمان ہے۔ فرمایا۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ
حضور تعزیہ داری وغیرہ تو ممنوع ہے۔ نہ کرنا چاہئے۔ تیوریہ لگا کر ایک پر جوش لہجہ مین ارشاد
ہوا کہ سُنا سُنا۔ لوگ چاہتے ہین کہ فاتحہ درود بند ہوجائے۔ مگر نہ یہ بند ہوا ہے نہ کبھی بند ہوگا
فرمایا۔ کسی کا حق مارنا بہت برا ہے۔ انسان کو اسکا خیال رکھنا چاہئے۔ فرمایا عبادت

صرف نماز ہی نہیں ہے۔ اپنی خانہ داری میں ضروریات کی چیزیں لا دینا۔ بیوی کی
کفالت۔ بچوں کی دلداری غلام و لونڈی کی پرورش حوائج ضروری سے فارغ ہونا
کھانا اور کھلانا سب عبادت ہے۔ فرمایا صحابہ کے متعلق فرمایا کہ چار دن صحابہ کو
درجہ بدرجہ اپنے درجہ پر مانے۔ فرمایا۔ کل بنی آدم کا شمار امت محمدی میں ہے کیونکہ
آنحضرت صلعم پر نبوت کا۔ اور قرآن پاک پر صحائف آسمانی کا خاتمہ ہو چکا اس لیے
اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کتاب نازل ہوگی۔ پس اگلی پچھلی سب امتوں کا شمار اسی امت
میں ہے۔ بجا آوری حکم سب پر یکساں ہے۔ جو پیرو ہیں وہ راہ پر ہیں۔ بقیہ منکر
گمراہ لیکن امت کی حیثیت سے سب ایک ہیں۔ باغی رعایا بھی اسی بادشاہ
کی کہلائی جسکی وہ ہے۔ فرمایا۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا
کوئی اپنے زبان و دل کو کسی دوسرے کے واسطے کیوں خراب کرے۔ فرمایا مجلس
سماع میں حال کے متعلق لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ خدا کی رحمت ہے بہت
اچھا ہے۔ بہت اچھا ہے۔ مگر حال الآخرا او حال لا نہوالا مردود۔ فرمایا محنت و
ریاضت سے دوسرے قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مزدور کی مزدوری ضائع نہیں
ہوتی۔ جو علم و عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔ من تو شدم تو من شدی۔ یہ کام عشق کا ہے
اور عشق پر کسی کا زور نہیں۔ بلکہ عشق کا سب پر زور ہے۔ تمام عالم میں عشق کی نمود
ہے اسکے بعد یہ شعر پڑھا۔ بلبل و گل را ہوائے دیگر است ٭ من ندانم کہ اے ہست

۱۹۵ فرمایا۔ قیامت کے دن ہم اپنے سب مریدوں کو خدا کے روبرو پیش کر دینگے کہ تیرے ان بندوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں وہ رحیم و کریم ہے یقین ہے کہ ضرور رحم و کرم فرمائیگا۔ ۱۹۶ فرمایا۔ انگریز یا یہودی کو مرید کرتے وقت فرماتے تھے۔ دیکھو موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ محمد رسول اللہ کسی کو برا نہ کہنا اور حرام نہ کھانا۔ ۱۹۷ فرمایا پیشہ وروں سے بیعت کیوقت فرماتے تھے کہ ہاتھ کے سچے رہنا ظلم نہ کرنا۔ درزی سے کپڑا نہ چرانا۔ دکاندار سے پورا تولنا۔ ۱۹۸ فرمایا۔ مرید کو کامل الیقین کرنا چاہئے۔ مرید ہونا چاہئے مرید ہو تو خاک کے ڈھیر سے حاصل کر سکتا ہے۔ ۱۹۹ فرمایا۔ ہر جگہ ایک ہی شان دیکھے جگہ جگہ بیعت ہونا مردوں کا کام نہیں ہے ہرجائی عورتوں کا شیوہ ہے۔ ۲۰۰ فرمایا۔ یہاں دوئی کا گذر نہیں۔ ۲۰۱ فرمایا۔ وہ مرید کیا جو پیر کی جانچ کر مرید ہوا اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے۔ وہ پیر مثل اس درد کے ہے جو تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ۲۰۲ فرمایا۔ مرید کی دل سے ہوتی ہے اور دل مسلمان ہوتا ہے۔ ۲۰۳ فرمایا۔ نقشیات تعلیمات وغیرہ کے متعلق فرمایا کہ یہ سب واہیات خرافات ہے۔ یہاں تو محبت ہی محبت ہو۔ اور محبت کی تعریف ہے کہ حب الشی یعمی و یصم۔ جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اسکا ہو جاتا ہے۔ ۲۰۴ فرمایا۔ ذکر اسدی مفید ضرور ہے۔ مگر جسکا نام اسدی ہے وہ دشوار ہے۔ اس لئے ذاکر کو لازم ہے کہ جب ذکر اسدی کرے تو جناب شیر خدا کی برزخ کا تصور کرلے اور تکمیل اسکی یہ ہے کہ ذاکر ذکر اسد اللہ الغالب میں ایسا فنا ہو کہ ذکر کے وقت ذاکر کے ہر عضو بدن سے شیر الٰہی

کی شان نمودار ہو۔ ٢٠٥ فرمایا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ جب کوئی مصیبت ہو تو ہمارے برزخ کا
تصور کیا کرو۔ ٢٠٦ فرمایا۔ تصور کا قاعدہ یہ فرمایا کہ پہلے تصور کرے جب صورت دل میں جم جائے تو
تو معلوم صورت کے دل صنوبری کی جانب متوجہ ہو اور دل کی آنکھ سے دیکھے۔
٢٠٧ فرمایا۔ تصور کے متعلق یہ بھی ارشاد ہے کہ آنکھ بند کر کے کیا دیکھتے ہو۔ آنکھیں کھول کر
دیکھو۔ آنکھ کے ہوتے نابینا ہو جانا خدا کی ناشکری ہے۔ ٢٠٨ فرمایا جوگ نفس کشی کو
کہتے ہیں۔ اور نفس کشی لازمی ہے چنانچہ قرآن میں اسکی تعلیم ہے۔ لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی جس سے زیادہ محبت کرتے ہو اسکو ترک کردو تو پاؤ گے۔
محبوب ترک کیا تھے ہی۔ عرض کیا گیا کہ جان بہت عزیز ہے۔ ارشاد ہوا کہ بعض اوقات
انسان جان دینا بھی آسانی سے گوارا کر لیتا ہے اسلئے مِمَّا تُحِبُّونَ سے انسان کی
عافیت مراد ہے جو کسی وقت ناپسند نہیں ہوتی۔ پس فقیر کو چاہئے کہ سامان عافیت
ترک کرے اور خیال عافیت کو دل سے نکال دے۔ اور خدا کی محبت میں خوشی سے تکلیف اٹھائے
٢٠٩ فرمایا۔ تسلیم و رضا محبت کے گھر کی چیز ہے۔ ہر شخص کا حصہ نہیں۔ ٢١٠ فرمایا عشق جس کو
ملا ہے حضرات پنجتن سے ملا ہے۔ ٢١١ فرمایا۔ ہندو علماء گوشت کو نہایت [illegible] فرمایا۔ جھٹکا ہر جانور
اور جھٹکا نہ پاؤ۔ اور جھٹکے کا گوشت نہ کھاؤ۔ ٢١٢ فرمایا۔ خدا نے ہر کام کے واسطے وقت مقرر کیا
ہے۔ اور بعد کو یہ حدیث پڑھا کرتے تھے کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا۔ ٢١٣ فرمایا اگر دیدہ
ہے تو مسجد و مندر میں ایک ہی دکھائی دے۔ ٢١٤ فرمایا۔ توحید سے واقف ہونا دشوار ہے۔

۲۱۵ فرمایا۔ رام اور رب ایک چیز ہے۔ ۲۱۶ فرمایا۔ عاشق ہر چیز میں معشوق کا جلوہ دیکھتا ہے۔
۲۱۷ فرمایا۔ عاشق کا کام رونا ہے۔ ۲۱۸ فرمایا۔ عاشق کو لازم ہے کہ سر کٹ جائے مگر شکایت نہ کرے
کیونکہ قاتل بھی غیر نہیں۔ ۲۱۹ فرمایا۔ عاشق کو چاہیے کہ معشوق کا ایسا فرمانبردار رہے جیسے آقا کا
غلام ہوتا ہے۔ (یہ بھی یوں بھی فرمایا ہے) عاشق کا منصب یہ ہے کہ معشوق کے آگے سر تسلیم
خم ہے۔ جیسے غسال کے ہاتھ میں مردہ بے اختیار رہتا ہے۔ ۲۲۰ فرمایا۔ عاشق ایک ساعت
بھی اگر معشوق کی یاد سے غافل رہیگا تو وہ ساعت اس کیلئے بمنزلہ موت کے ہے۔ ۲۲۱ فرمایا
معشوق کی عطا ہو یا جفا عاشق کیلئے برابر ہے۔ ۲۲۲ فرمایا۔ عاشق نہ تعریف سے خوش ہوتا ہے
نہ ملامت سے رنجیدہ۔ ۲۲۳ فرمایا۔ عاشق جب سب کچھ چھوڑتا ہے تو یار سے ملتا ہے۔ ۲۲۴ فرمایا۔ ایک
زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ عاشق ہجر کی شکایت کرتا ہے نہ وصل کی طلب۔ ۲۲۵ فرمایا عشق میں کوئی
غیر بھی نہیں اور بجز یار کے کسی سے سروکار بھی نہیں رہتا۔ ۲۲۶ فرمایا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عاشق شکایت
کرتا ہے اور معشوق سنتا ہے۔ ۲۲۷ فرمایا جنکا عشق کامل ہے انکا شوق و جوش حیات و ممات
وصال و فراق میں یکساں رہتا ہے نہ اسکے لئے ترقی ہے نہ تنزل۔ بلکہ وہ ازدیاد و انتقاص سے
منزہ ہوتا ہے۔ ۲۲۸ فرمایا۔ عاشق کو ایک صورت کے سوا دوسری صورت کا خیال حرام
۲۲۹ فرمایا۔ محبت کسی کو ہنساتی کسی کو رولاتی ہے۔ ۲۳۰ فرمایا محبت میں رقابت ضرور ہوتی
۲۳۱ فرمایا۔ بام حقیقت کی کمند محبت صادق ہے۔ ۲۳۲ فرمایا۔ منصور کی بیتابی نے منصور کو دار پر
چڑھایا۔ ۲۳۳ فرمایا۔ فرشتوں کو محبت جزوی ملی ہے۔ اور انسان کو محبت کامل دی گئی ہے

فرمایا محبت کی حقیقت تحریر و تقریر میں نہیں آسکتی۔ فرمایا جنکو محبت صادق ہے وہ
خاموش رہتے ہیں۔ فرمایا محبت بھی ایک خدا کا راز ہے۔ فرمایا رنج پہنچے تو صبر۔ راحت
پہنچے تو شکر کرو۔ کیونکہ سب خدا کی جانب سے ہے۔ اسباب دنیا کا بہانہ ہے۔ فرمایا
خدا کا ملنا تہبند پر موقوف نہیں۔ طلب سچی ہو تو وہ ہر لباس میں ملتا ہے۔ فرمایا اکثر
تہبند مرحمت فرماتے وقت یہ بھی فرمایا کہ) کہ یہی لباس زندگی ہے اور یہی کفن ہے۔
(اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے) کہ فقیر مر جائے تو اسی تہبند میں لپیٹ کر دفن کرو یہی اسکا کفن ہے
(اور اکثر اس حکم کو اور وضاحت سے فرمایا ہے) کہ فقیر کا جہاں انتقال ہو وہیں دفن کریں
اور مجبوری سے دوسری جگہ دفن کرنا ہو تو پلنگ پر نہ لے جائے۔ اور کفن میں تہبند دیکر
دفن کر دے۔ فرمایا مدثال صاحب تہبند پوش سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ٹوپی اور جوتا تو
آرام کیلئے پہنتے ہیں۔ اور فقیر کو آرام و تکلیف برابر ہے۔ (اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ ٹوپی اور جوتا جس
طرح دنیا داروں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اسی طرح فقیر کے واسطے جھگڑا ہے (اور یہ بھی فرمایا کہ) ادب یہ ہے
کہ راہ طلب میں فقیر ننگے سر اور ننگے پاؤں ہو (اور اکثر ارشاد ہوا کہ فقیر کو زینت سے کیا کام -
(اور یہ تو متواتر حضور نے فرمایا کہ ہم نے ٹوپی بھی دیدی اور جوتا بھی پھینک دیا فرمایا ہم تکیہ پسند نہیں کرتے
فقیر کو تکیہ کی ضرورت نہیں۔ فقیر کا تکیہ اللہ پر ہو تو وہ فقیر ہے۔ ہم نے کبھی تکیہ نہیں رکھا۔ فرمایا
فقیر اسی پر قناعت کرے جو نصیب سے اسکو پہنچے فرمایا یقین رکھو خدا ضرور رزق پہنچائے گا
فرمایا فقیر وہ جو کل کے لئے نہ رکھے۔ فرمایا فقیر تصدیق کے بعد مستغنی ہو جاتا ہے۔ فرمایا اہل تصدیق

کسب نہیں کرتے۔ فرمایا۔ جو خدا کو پہچانتے ہیں وہ بندوں کی پروا نہیں کرتے۔ فرمایا تصدیق
ہی ایمان ہے جسکو تصدیق نہیں اسکا ایمان کمزور ہے۔ فرمایا کسب بے بھروسے کے گا تو تصدیق ہونا
محال ہے۔ فرمایا۔ ہماری تسلیم و رضا کی منزل ہے جو خاص اہلبیت کی گھر کی چیز ہے۔ فرمایا اپنی
تکلیف کو بیان نہ کرے خدا سب دیکھتا ہے۔ فرمایا۔ جنکو تصدیق ہے وہ خدا سے کبھی نہیں مانگتے اور سمجھتے
ہیں کہ جو میری قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا۔ فرمایا۔ فقیر کو چاہیئے کہ اللہ سے بھی نہ مانگے۔ کیا وہ جانتا
نہیں جو شہ رگ سے بھی اقرب ہے۔ فرمایا۔ فقیر خدا کا عاشق ہوتا ہے۔ اور عاشق کو چاہیئے کہ وہی کرے
جو معشوق کی رضی ہو۔ نہ اس سے مانگے نہ انکار کرے۔ اسی کا نام رضا و تسلیم ہے۔ فرمایا۔ حضرت [illegible]
تخت پلنگ۔ مونڈھے۔ کرسی پر نہ بیٹھنا۔ انسان کا خمیر خاک سے ہوا ہے اور خاک ہی میں اسکو
ہے۔ تو فقیر کو چاہیئے کہ انجام کو دیکھے اور زمین ہی کو اپنا بستر بنائے۔ مونڈھے کرسی پر بیٹھنے سے رعونت
آتی ہے جو فقیر کیواسطے زہر ہے۔ فقیر ہمیشہ زمین پر سوتے ہیں۔ زمین پر بیٹھنا انکساری کی دلیل ہے۔
زمین پر سونا اور زمین پر بیٹھنا ہمارے دادا کی سنت ہے۔ فرمایا۔ ایک شخص نے [illegible] کی بیٹھنے
کی اجازت چاہی حضور نے ناپسند فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جانماز یا [illegible] فرش خاک پر بیٹھکر پڑھا کرو۔
فرمایا۔ فقیر جو روپے کی محبت میں نہ پھنسے۔ فرمایا۔ زن۔ زمین۔ زر میں جھگڑا ہے۔ انکو چھوڑ دو تو آزاد ہو
فرمایا۔ عزت خدا کا گھر ہے۔ فرمایا۔ فقیر دنیا کی [illegible]۔ فرمایا جو شخص جب اچھا کر
نماز پڑھتا ہو تو نماز ہوجاتی ہے۔ فرمایا۔ ہاتھ پکڑنے سے کچھ نہیں جب تک دل نہ پکڑے۔ فرمایا جو وعدہ
کرو اسکو پورا کرو۔ فرمایا معشوق کی دی ہوئی تکلیف میں لذت آتی ہے۔ فرمایا اپنی وضع پر قائم رہنا اگر
ایک بھی وضع بگڑی تو سب بگڑی۔ فرمایا۔ حضرت [illegible] مرجانا مگر سوال نہ کرنا۔ خدا کی محبت میں مٹ جانا دنیا کا

مطبوعہ نگار مشین پریس امین آباد لکھنؤ

باہتمام وصل بلگرامی

۷۸۶ ۷۰۷ ۷۰۲

سلام و شجرہ

چشتیہ، قادریہ، وارثیہ

روضہ مبارک

بابا حاجی دوست محمد شاہ وارثی، پتر و چیلا مقبول وارث وارثی

(آستانہ گنگوارہ شریف - پوسٹ دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی (یو-پی))

شَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُہَا فِی السَّمَآءِ

ہُوَالْوَارِثُ الْکَرِیْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بقدر حسنہٖ وجمالہٖ

شجرہ وارثیہ نسب نامہ عالیہ

سلام سرور دیں ہاشمی و مطلبی
حضور سیّد عالم محمدؐ عربی

سلام حضرت مولا علی و شیر خدا
سلام مادر حسنین فاطمہؓ زہرا

سلام بیکس و مظلوم سیّد الشہداء
حسین صابر و شاکر شہید کرب و بلا

سلام سیّد سجاد و عابد بیمار
فروغِ ملت بیضا و مطلع انوار

سلام دفتر دیں رسول کے ناظم
امام باقر و جعفر و موسیٰ و کاظم

سلام عزت زہرا و سید سندی
امام قاسم و حمزہ علی رضا مہدی

سلام سید جعفر و بو محمد پاک
علی عسکر بو القاسم مہ افلاک

سلام اے سید محروق و سید اشرف
امیر کشور دیں یادگار شاہ نجف

سلام سید سادات شاہ عزیز الدیں
جناب حضرت مخدوم دیں علاء الدیں

سلام حضرت مخدوم سید عبد آباد
حضور سید واحد عمر جناں آباد

سلام سید زین العباء و قطب زماں
فروغ بزم سیادات امام اہل زماں

سلام شاہ عمر نور ہادی و رہبر
جناب سید عبد الاحد گدا پرور

سلام سید احمد و شاہ کرم اللہ
جناب میر سلامت علی شہ ذی جاہ

سلام سید قربان علی شہ ذی شاں
بہار گلشن کونین و فخر کون و مکاں

سلام مرشد کونین و ہادی دوراں
حضور حاجی وارث علی امام زماں

سلام بیدم خستہ قبول ہو جائے
اثر بیان میں طفیلِ رسول ہو جائے

شجرۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ وارثیہ

الٰہی سرور عالم شہ ابرار کا صدقہ
شہنشاہِ مدینہ احمد مختار کا صدقہ

الٰہی میری ہر مشکل کو آسانی عطا فرما
علی مشکلکشا و حیدر کرار کا صدقہ

الٰہی راہ تسلیم و رضا کی خاک کر مجھکو
حسین ابن علی سرچشمۂ اسرار کا صدقہ

دوائے درد فرقت مانگتا ہوں ہاتھ پھیلائے
عطا فرما الٰہی عابدِ بیمار کا صدقہ

الٰہی باقر و جعفر کی دے خیرات تو مجھکو
امام کاظم و موسیٰ رضا سردار کا صدقہ

تصدق خواجہ معروف کرخی سر سقطی کا
جنید و شبلی عبد الواحد ابرار کا صدقہ

طفیل حضرت بو الفرح سر طوسی مجھے دینا
علی و بو الحسن مست مے اسرار کا صدقہ

الٰہی بو سعید پیر پیراں شیخ لاثانی
مہ برج طریقت مطلع انوار کا صدقہ

محی الدین شیخ عبد القادر شاہ جیلانی | جناب غوث کی گلگونہ رخسار کا صدقہ
شہنشاہ طریقت عبد الرزاق گدپرور | شہ سید محمد سرور سردار کا صدقہ
الٰہی سید احمد اور شہ سید علی عارف | جناب شاہ موسیٰ قادری سرکار کا صدقہ
شہ سید حسن اور شیخ بو العباس کی خاطر | بہاء الدین تسلیم بادہ اسرار کا صدقہ
برائے خواجہ سید محمد قادری یارب | مجھے دینا جلالی قادری سردار کا صدقہ
شہ جیراں فرید بھکر ابراہیم ملتانی | اور ابراہیم بھکر مخزن انوار کا صدقہ
سراپا رحمت حق حضرت شاہ امان اللہ | حسین حق نما محو جمال یار کا صدقہ
شہ عرش آشیاں شاہ ہدایت شمع عرفاں | محب حق حبیب احمد مختار کا صدقہ
جو آنکھیں دیں تو آنکھوں کو عطا کر لطف نظارہ | شہ عبد الصمد کے دیدۂ بیدار کا صدقہ
دیا ہے دل، تو دل میں درد دے اور درد میں لذت | شہ رزاق کی شیرینی گفتار کا صدقہ
گل بستان زہرا سید اسمٰعیل رزاقی | جناب شاکر اللہ گوہر شہوار کا صدقہ
نجات اللہ و حضرت حاجی خادم علی کامل | امیر لشکر دیں قافلہ سالار کا صدقہ
امام الاولیا ابن علی لخت دل زہرا | مرے والی مرے وارث مرے سرکار کا صدقہ
گدائے عشق ہوں بھر دے مرا دامن مرادوں سے | انھیں کی چشم مست و گیسوئے خمدار کا صدقہ
زکوٰۃ خوبی نقش و نگار روضہ انور | ملے ایوان وارث کے در و دیوار کا صدقہ
جہاں سے مانگنے والا کبھی خالی نہیں پھرتا | اسی روضہ کے ہر زائر کے زردار کا صدقہ

عطا کر اپنے بیدم کو شراب معرفت ساقی
تصدق میکدے کا اپنے ہر میخوار کا صدقہ

سلام و نیاز

سلام اے ساقی مستان سلام اے پیر میخانہ | سلام اے مرشد پاکان امام بزم رندانہ
سلام اے جلوۂ جاناں سلام اے حسن جانانہ | تجلی حرم اے زینت ایوان بت خانہ
سلام اے شیخ لاثانی سلام اے مرشد دوراں | سلام اے تاج محبوباں سلام اے مصدر عرفاں
سلام اے خسرو خوباں سلام اے مجمع خوبی | سلام اے تاج محبوباں سلام اے جان محبوبی
سلام اے پیشوا وارث سلام اے رہنما وارث | امیر المومنین وارث امام الاولیا وارث
سلام اے مرتضیٰ صورت سلام اے مصطفیٰ سیرت | سلام اے ہادی دیں اور سلام اے مہدی ملت
سلام اے سرو بستانے بہار گلستانے | سلام اے نور یزدانے سلام اے پنجتن شانے
جبین شوق ہو میری تمہارا آستانہ ہو | ادا شام و سحر یونہی صلوٰۃ پنجگانہ ہو

سلام اے چارۂ بیدم علاج سوز پنہانی
سلام اے مونس بیدم طبیب درد روحانی

سلام

سلام اے ساقی میخانہ عشق | سلام اے صاحب پیمانہ عشق
سلام اے نیر برج ولایت | سلام اے گوہر تاج ہدایت
سلام اے خضر و ہادی طریقت | سلام اے رہبر راہ حقیقت
سلام اے یوسف کنعان خوبی | سلام اے روح حسن و جان خوبی
سلام اے شمع بزم مصطفائی | سلام اے نور چشم مرتضائی،

سلام اے روح زہرہ جان حسنین — سلام اے زینت گلزار کونین
سلام اے کشتی دل کے نگہباں — سلام اے بے سر و ساماں کے ساماں
سلام اے بلبل گلزار وحدت — سلام اے قمری سرو حقیقت
سلام اے ساقی کوثر کے پیارے — سلام اے عرش اعظم کے ستارے
سلام اے فاطمہ کے باغ کے پھول — سلام اے یادگار شاہ مقبول
سلام اے گنج اسرار معانی — سلام اے شرح رمز مَن رَّاٰنِی
سلام اے چارہ ساز درد پنہاں — سلام اے عیسیٰ بیمار ہجراں
سلام اے جان ارماں رشک حسرت — سلام اے جان و جانانِ محبت
سلام اے گلبن باغ تمنا — فروغ محفلِ داغ تمنا
سلام اے شیخ عالم غوث دوراں — عطا پاش و خطا پوش مریداں
سلام اے خسروِ اقلیم عرفاں — شہ وارث علی محبوب یزداں
سلام اے وارث والی ہمارے — علی کے لال زہرا کے دلارے
شبیہ مرتضےٰ شانِ پیمبر — امیر لشکرِ میدان محشر
بہار گلشنِ کونین تسلیم — چراغِ خانہ سبطین تسلیم
دل مہجور کے ارمان تسلیم — حسینانِ جہاں کے جان تسلیم
تمہارے روضہ انور کے مجرے — در اقدس پہ صبح و شام سجدے
مری آنکھیں تصدق جالیوں پر — نثار گنبد اطہر سراسر
کلس پر روضہ کے قربان جاؤں — میں مہر و ماہ کو صدقے چڑھاؤں

میں اس ارض مقدس پر ہوں قرباں — کہ جس میں تو ہے آسودہ مری جاں
دل مہجور لائے تا بہ کب تک — یہ آخر نیند کب تک خواب کب تک
ہیں صدقے میٹھی نیندیں سونے والے — ذرا رخسار سے چادر ہٹا لے
اٹھو اے جان جہاں سرو خراماں — بہار خلد شمع بزم خوباں!
دل عشاق کو پامال کر دے — جو پہلے تھا وہی پھر حال کر دے
وہی پہلی سی بزم آرائیاں ہوں — وہی اگلی سرور افزائیاں ہوں
مئے عرفاں کا پھر ہو دور ساقی — کہیں میخوار ہاں کچھ اور ساقی
بنے پھر ذرہ ذرہ مشعل نور — کہے دیوہ 'انا طور انا طور'
دعائیں سب مری مقبول ہو جائیں — تمناؤں کی کلیاں پھول ہو جائیں

یہی حسرت یہی ارمان ہے بیدم
انہی قدموں پہ نکلے جان بیدم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ [1]

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ [2]
اے میرے خدا مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو وارثین میں سب سے بہتر ہے

اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ مَوْلَایَ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ [3]
تو میرا رب ہے تو میرا مولیٰ ہے اور تو سب بہتر وارثین میں سے ہے

اَلْعَزِیْزُ رَبَّنَا مُقَرَّبِیْنَ یَا وَارِثُ ۝ [4]
اے ہمارے رب تو عزیز ہے یا وارث تو مقربین میں سے ہے۔

(۵)

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

(۶)

يَا وَارِثُ ۷۰۰ مرتبہ صبح و شام

خزانے میں تمہارے کیا نہیں موجود یا وارث ۔ میری مشکل بھی حل کر دو ہے مشکل کشا وارث
خدا کے واسطے بھر دو مری امید کا دامن ۔ یہی میری تمنا ہے یہی ہے التجا وارث
ہزاروں حسرتیں لیکر تمہارے در پہ آیا ہوں ۔ وہ سب پورا کرو ورنہ یہیں مر جاؤں گا وارث
اُسے کیا خوف عصیاں کا اُسے کیا ڈر قیامت کا ۔ کہا ہے عمر بھر جس نے زباں سے اپنی یا وارث
عزیز وارثی کو آپ بھی تو جانتے ہوں گے ۔ جو کہتا ہے مرا مولا، مرا آقا، مرا وارث

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
اے رب میری قسمت میں دے شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ پر
وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ
اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں کام نیک جو تو پسند کرے اور ملائے
بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (سورۃ النمل)
مجھ کو اپنی مہر سے اپنے نیک بندوں میں

نام و پتہ

تاریخ سنہ ۱۳ھ مطابق سنہ ۱۹ء

(اجمل پریس بمبئی ۳)